# سورة بني اسرائيل

## آیات ۹۰ - ۱۰۰

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ
الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾
اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ
قُلْ سُبْحَانَ رَبِّىْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى
الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا
بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ
رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ
يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ
رَحْمَةِ رَبِّىْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع

# سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

آیات 111

مکیة

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا

**سورت کا مرکزی مضمون:** قرآنِ کریم پر ایمان کی دعوت۔ انسانیت کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ رہنمائی اور ذمہ داری (دینِ حق اور اس کے تقاضے)۔ ہجرت، فتح مکہ، فتح بیت المقدس کی بشارت

### آیات 1 تا 10
سفر معراج مسجد حرام تا مسجد اقصیٰ
بنی اسرائیل کے عروج وزوال کی مختصر تاریخ
بنی اسرائیل (اور مشرکین) کو اسلام کی دعوت

### آیات 11 تا 22
بنی نوع انسان کے لیے عبرت و نصیحت
انسان کی کامیابی وہلاکت کے اصول

### آیات 23 تا 39
اسلام کی معاشرتی ہدایات
اسلامی معاشرے اور اسلامی ریاست کے بنیادی اصول

### آیات 40 تا 60
مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
مشرکین کے عقائد کی تردید اور توحید، رسالت اور معاد پر ان کے اعتراضات کے جواب

### آیات 61 تا 70
ابلیس کی انسان دشمنی
بنی آدم کی تکریم وفضیلت
نعمت پاکر انسان کے غرور واستکبار کی تمثیل

### آیات 71 تا 77
رسول اللہ ﷺ کو سرزمین مکہ سے بے اثر اور بے دخل کرنے کے منصوبوں کی ناکامی کی بشارت
ہجرت کے باب میں سنت الٰہی کی وضاحت

### آیات 78 تا 82
حصول صبر وثابت کے لیے نماز، قرآنِ کریم، تہجد اور تعلق باللہ کی ہدایات

### آیات 83 تا 100
کفار کی طرف سے بعض معجزات کا مطالبہ اور ان کا جواب— قرآن جیسا کلام لانے کا چیلنج
ہدایت وضلالت کے باب میں سنت الٰہی

### آیات 101 تا 104
حضرت موسیٰ اور ان کے نو معجزات- ان معجزات کے دیکھنے کے باوجود فرعون کی سرکشی اور اس کا انجام
قریشی قیادت کے رویے فرعون کی طرح ہیں

### آیات 105 تا 111
اختتام سورۃ
قرآن یکسر حق ہے۔ قرآن پر ایمان لانے کی ہدایت
رسول کی ذمہ داری صرف انذار وتبشیر ہے
خالص عقیدۂ توحید اختیار کرنے کی ہدایت

# سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

## آیات 78 تا 89

- پانچ وقت کی نمازوں کا حکم
- فجر کی نماز میں طویل قرآن پڑھنے کی تلقین
- مکہ سے ہجرت۔ فتح مکہ اور غلبۂ دین کی تمہید ہوگی (پیشین گوئی)
- اللہ تعالیٰ کا پیغمبر (ﷺ) کو نماز اور نوافل کے ساتھ دعا و مناجات کا حکم
- قرآن، ایمان لانے والوں کے حق میں رحمت اور شفاء ہے اور انکار کرنے والوں کے لیے خسارا۔
- آسائشیں، دولت مندی انسان کو ناشکرا، سرکش اور مغرور بنا دیتی ہیں اور انسان اللہ سے دور ہو جاتا ہے
- ہر انسان کی شخصیت کا مخصوص سانچہ (شاکلہ) ہے، انسان اسی شاکلہ کے مطابق عمل اور فیصلے کرتا ہے
- روح، ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور وہ اس کی ربوبیت کا ایک جلوہ ہے۔ انسانوں کو اس کا علم نہ ہونے کے برابر ہے
- اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور مشیت حتمی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ - اور انہوں نے کہا ہرگز نہ ہم ایمان لائینگے آپ پر

اٰمَنَ يُؤْمِنُ ، اِيْمَانًا: ایمان لانا (IV)

حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا - یہاں تک کہ نہ پھاڑ بہاؤ تم ہمارے لیے

فَجَرَ يَفْجُرُ ، فَجْرًا وَ فُجُوْرًا : پھاڑنا، بہالانا، کھود نکالنا

مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا - زمین سے کوئی چشمہ

يَنْۢبُوْعا: نَبَعَ يَنْبُعُ کا مصدر : وہ چشمہ جس سے پانی پھوٹ کر نکلتا ہے

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ - یا (نہ ہو) تمہارے پاس ایک باغ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ - کھجوروں اور انگوروں کا

فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ - اور رواں کردو تم نہریں

فَجَّرَ يُفَجِّرُ ، تَفْجِيْرًا : پانی کا بہنا، جاری کرنا (II)

خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا - ان کے اندر بہترین طریقے سے۔

خِلٰل: درمیان، بیچ، وسط

تَفْجِيْرا: مصدر (جاری کرنا، بہانا)

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ - یا تو گرادے آسمان کو

اَسْقَطَ يُسْقِطُ ، اِسْقَاطًا : گرانا (IV)

اردو میں: سقوط، اسقاط، ساقط

كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا - جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے ہمارے اوپر ٹکڑے ٹکڑے کر کے

زَعَمَ يَزْعَمُ ، زَعْمًا وَ زُعْمًا : گمان کرنا، دعوی کرنا

كِسَفًا: ٹکڑے (كِسْفَةٌ کی جمع)

كُسُوف: (جمع الجمع)

اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾

اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ - یا تو لے آئے اللہ کو

اَتٰى يَاْتِيْ ، اِتْيَانٌ : آنا

وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ قَبِيْلًا - اور فرشتوں کو سامنے

قَبِيْلًا: آگے، سامنے، جماعت

قَبِيْلَةٌ (واحد)

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ - یا ہو تیرے لیے ایک گھر

مِّنْ زُخْرُفٍ - سونے کا

زُخْرُف : ملمع، سونا، سنہری، آراستہ (کسی چیز کا کمال حسن)

اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ - یا تو چڑھ جائے آسمان میں

( ر ق ي ) رَقِيَ يَرْقٰى ، رُقِيًّا : چڑھنا (سیڑھی وغیرہ پر)

اردو میں : ترقی، ارتقاء، رقیہ

وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ - اور ہرگز نہیں ہم مانیں گے تیرے چڑھ جانے کو

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا - یہاں تک کہ تو اتار لائے ہم پر

كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ - کوئی کتاب (کہ) ہم اسے پڑھیں

قَرَأَ يَقْرَأُ ، قِرَآءَةٌ : پڑھنا

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ - کہہ دیجیے پاک ہے میرا رب

هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا - نہیں ہوں میں مگر ایک انسان (اور) رسول

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًاۙ ﴿٩٠﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًاۙ ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ قَبِيْلًاۙ ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ
قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۠ ﴿٩٣﴾

اور انہوں نے کہا "ہم تیری بات نہ مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے۔ یا تیرے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اس میں نہریں رواں کر دے۔ یا تو آسمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرا دے جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے یا خدا اور فرشتوں کو رُو در رُو ہمارے سامنے لے آئے۔ یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے یا تو آسمان پر چڑھ جائے، اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی تحریر نہ اتار لائے جسے ہم پڑھیں" اے محمدؐ، اِن سے کہو "پاک ہے میرا پروردگار! کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور بھی کچھ ہوں؟

They said: "We shall not accept your Message until you cause a spring to gush forth for us from the earth; or that there be a garden of palms and vines for you and then you cause rivers to abundantly flow forth through them; or cause the sky to fall on us in pieces as you claimed, or bring Allah and the angels before us, face to face; or that there come to be for you a house of gold, or that you ascend to the sky - though we shall not believe in your ascension (to the sky) - until you bring down a book for us that we can read." Say to them, (O Muhammad): "Holy is my Lord! Am I anything else than a human being, who bears a Message (from Allah)?"

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿90﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿91﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿92﴾

## ایمان کے لیے قریش کی شرائط

- ان آیات میں قریش اور دیگر مشرکین کے مطالبات بلکہ شرائط ذکر کی گئی ہیں جن کے ساتھ انھوں نے اپنے ایمان کو مشروط کر رکھا تھا کہ پہلے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ کارنامے ہمیں بروئے کار لا کر دکھائیں تب ہم مانیں گے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آئیں گے۔ اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں۔
- قریشِ مکہ کے مطالبات:

1. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری آنکھوں کے سامنے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ نکال کر دکھائیں
2. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجوروں اور انگوروں کے ایک باغ کے مالک ہو جائیں اور اس کے بیچ بیچ میں بہت سی نہریں نکال کر دکھائیں
3. یا آپؐ ہم پر آسمان کے کچھ ٹکڑے گرادیں جیسا کہ آپ کا دعوی ہے یا یہ کہ اللہ اور فرشتوں کو رُو در رُو دکھا دیں
4. یا یہ کہ آپؐ کے پاس ایک سونے کا مکان ہو جائے
5. آپؐ ہماری آنکھوں کے سامنے آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے اس آسمان پر چڑھنے کو بھی اس وقت تک نہیں مانگیں گے جب تک آپ وہاں سے ہم پر کوئی کتاب نہ اتاریں جو کو ہم پڑھیں۔

- انہی آیات میں مشرکین مکہ کے ان مطالبات کا جواب دیا گیا ہے

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّىْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾

- **مطالبات کا جواب:** قریش کے ان مطالبات پر غور کریں ان میں کہیں بھی سنجیدگی نظر نہیں آتی ہے۔ جن قوموں کو زندگی کے حقائق سے پیار ہوتا ہے اور وہ اپنی عاقبت کو سنوارنا چاہتی ہیں، کیا وہ اسی طرح کی باتیں کیا کرتی ہیں؟
- کریم نے ان کے مطالبات کا جواب ایسے فصیح و بلیغ جملے میں ارشاد فرمایا ہے جس کی نظیر لانا انسان کے بس کی بات نہیں۔ بالکل ایک دوسرے پہلو سے ان پر ان کی غلطی واضح کی گئی ہے بشرطیکہ وہ اسے سمجھنا چاہیں
- وہ پہلو یہ ہے کہ میں نے زمین سے چشمے نکالنے، باغات پیدا کرنے، نہریں جاری کرنے اور سونے کے محل وجود میں لانے کے دعوے کب کیے ہیں یا میری دعوت اور پیغام کا اس ان چیزوں سے کیا تعلق ہے؟
- میں جو پیغام لایا ہوں وہ تو تمہاری دنیا و آخرت کی بھلائی کا ہے، میں نے ہمیشہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، اس کی وحدانیت کی تعلیم دی، اس کی قدرت کاملہ کا بار بار تمہارے سامنے تذکرہ کیا، اسی سے ڈرنے اور اسی سے امیدیں باندھنے کی ترغیب دی، اسی کی بندگی میں شب و روز گزارنے کی تلقین کی اور میں نے اپنے آپ کو ہمیشہ ایک بشر اور بندے کی حیثیت سے تمہارے سامنے پیش کیا
- یہ جن مطالبات کو تم لے بیٹھے ہو، کیا ان کا پورا کرنا کسی بشر کا کام ہو سکتا ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کام ہیں۔ میرا دعویٰ تو صرف یہ ہے کہ میں تمہارے طرح ایک انسان ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری ہدایت کے لیے رسول بناکے بھیجا۔ مجھ پر ایک کتاب اتاری ہے، تم میری تعلیمات کو غور سے دیکھو، میری زندگی کے معمولات کو دیکھو، قرآن کریم کے دیے ہوئے نظام زندگی کو پڑھو، کوئی بات کھٹی ہے تو ان سے متعلق کہو، کیونکہ یہ وہ باتیں ہیں جن کا تعلق میری رسالت سے ہے۔ رہی وہ باتیں جن کا مطالبہ تم مجھ سے کر رہے ہو، ان کا نہ میں نے دعویٰ کیا ہے اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ - اور نہیں روکا لوگوں کو (کسی چیز نے)

اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا - کہ وہ ایمان لائیں

اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى - جب آ گئی انکے پاس ہدایت

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا - مگر (صرف اس بات نے) کہ انہوں نے

اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا - کیا بھیجا ہے اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر

قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ - کہہ دیجیے اگر (رہتے) ہوتے زمین میں

مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ - فرشتے (جو) چلتے (پھرتے)

( م ش ي )

مَشٰى يَمْشِىْ ، مَشْيًا : چلنا

اردو میں : مویشی، مواشی، تماشہ

مُطۡمَئِنِّيۡنَ - مطمئن ہو کر

لَنَزَّلۡنَا - (تو) ضرور ہم اتارتے

لَ : لامِ تاکید

عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۹۶﴾

عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ - اُن پر آسمان سے

مَلَكًا رَّسُوۡلًا - کوئی فرشتہ رسول بنا کر

مَلَک : فرشتہ

قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ - کہہ دیجیے کافی ہے اللہ

كَفٰى يَكْفِىْ ، كِفَايَةٌ : کافی ہونا

شَهِيۡدًاۢ - بطور گواہ

بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ - میرے درمیان اور تمہارے درمیان

اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ - بیشک وہ ہے اپنے بندوں سے

خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا - خوب خبردار (اور) خوب دیکھنے والا

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ
مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَـكًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿۹۶﴾

لوگوں کے سامنے جب کبھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے اُن کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر اُن کے اِسی قول نے کہ "کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا؟
اِن سے کہو اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور آسمان سے کسی فرشتے ہی کو اُن کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجتے، اے محمدؐ، ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی گواہی کافی ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے

**Whenever Guidance came to people, nothing prevented them from believing except that they said: "Has Allah sent a human being as a Messenger?"**
**Say: "Had angels been walking about in peace on the earth, We would surely have sent to them an angel from the heavens as Messenger."**
**Tell them, (O Prophet): "Allah suffices as a witness between me and you. Allah is well aware and fully observes everything pertaining to His servants."**

محمد اقبال

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾

## نبی کی بشریت - ایمان کے راستے کی رکاوٹ

- رسولوں اور نبیوں کی رسالت اور نبوت کے بارے میں لوگ ہمیشہ افراط و تفریط کا شکار رہے ہیں۔
- ہر زمانے کے جاہل لوگ اسی غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں کہ بشر کبھی پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے جب کوئی رسول آیا تو انھوں نے یہ دیکھ کر کہ کھاتا ہے، پیتا ہے، بیوی بچے رکھتا ہے، گوشت پوست کا بنا ہوا ہے، فیصلہ کر دیا کہ پیغمبر نہیں ہے
- اور جب وہ گزر گیا تو ایک مدت کے بعد اس کے عقیدت مندوں میں ایسے لوگ پیدا ہونے شروع ہو گئے جو کہنے لگے کہ وہ بشر نہیں تھا، کیونکہ پیغمبر تھا۔ چنانچہ کسی نے اس کو خدا بنایا، کسی نے اسے خدا کا بیٹا کہا، اور کسی نے کہا کہ خدا اس میں حلول کر گیا تھا۔ غرض بشریت اور پیغمبری کا ایک ذات میں جمع ہونا جاہلوں کے لیے ہمیشہ ایک معما ہی بنا رہا
- انبیاء علیہ السلام کے بشر ہونے کی حکمت بتائی گئی ہے یہاں، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کو بھیجا، کیونکہ وہ خود انسان ہیں اور انسانوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اگر فرشتے بھیجے جاتے تو وہ انسانی جذبات، ضروریات، اور معاملات کو نہ سمجھ پاتے، جس سے ان کی پیروی مشکل ہو جاتی
- پیغمبر انسانی زندگی کی اصلاح کے لیے آتا ہے، وہ انسانی احوال پر اللہ کے پیغام کے اصولوں کا انطباق کرتا ہے، اسے خود اپنی زندگی میں ان اصولوں کا عملی مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ اسے ان بیشمار مختلف انسانوں کے ذہن کی گتھیاں سلجھانی پڑتی ہیں، اسے ماننے والوں کی تنظیم اور تربیت کرنی ہوتی ہے تاکہ اس پیغام کی تعلیمات کے مطابق ایک معاشرہ وجود میں آئے۔ اسے انکار اور مخالفت و مزاحمت کرنے والوں کے مقابلے میں جدوجہد کرنی ہوتی ہے تاکہ بگاڑ کی حمایت کرنے والی طاقتوں کو نیچا دکھایا جائے اور وہ اصلاح عمل میں آسکے جس کے لیے خدا نے اپنا پیغمبر مبعوث فرمایا ہے۔ یہ سارے کام جبکہ انسانوں ہی میں کرنے کے ہیں تو ان کے لیے انسان نہیں تو اور کون بھیجا جاتا؟

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ - اور جسے اللہ ہدایت دے

( ھ د ي )

فَهُوَ الْمُهْتَدِ - تو وہی ہدایت پانے والا ہے

إِهتَدَی يَهْتَدِي ، اِهْتَدَاءً : ہدایت پانا ( VIII )

مُهْتَد: اسم فاعل
ہدایت پانے والا
ہدایت یافتہ

وَمَنْ يُّضْلِلْ - اور جسے وہ گمراہ کردے

اَضَلَّ يُضِلُّ ، اِضْلَالًا : گمراہ کرنا ( IV )

فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ - تو ہرگز نہیں آپ پائیں گے ان کے لیے

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا و وُجُوْدًا : پانا

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ - کوئی مدد کرنے والے اس کے سوا

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - اور ہم اکٹھا کریں گے انہیں قیامت کے دن

حَشَرَ يَحْشُرُ ، حَشْرًا : جمع/اکٹھا کرنا

عَلٰى وُجُوْهِهِمْ - انکے چہروں کے بل (اوندھے منہ)

وُجُوْه : وَجْهٌ کی جمع (چہرے)

عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا - اندھے، گونگے اور بہرے

عُمْيًا - اَعْمٰی کی جمع، (اندھے)

بُكْمٌ - اَبْكَمُ کی جمع، (گونگاے)

صُمٌّ - أَصَمُّ کی جمع، (بہرے)

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ - ان کا ٹھکانا جہنم ہے

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾

كُلَّمَا خَبَتْ - جب کبھی وہ بجھنے لگے گی

خَبَا يَخْبُوْا ، خَبْوًا : آگ کا بجھنا

زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا - (تو) ہم زیادہ کردیں گے انکے لیے آگ کا بھڑکانا

سَعْرٌ : آگ بھڑکانا

سَعِيْر : مفعول (آگ کا بھڑکانا)

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ - یہ ہے سزا ان کی

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا - اس بنا پر کہ انھوں نے انکار کیا تھا ہماری آیات کا

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا - اور انھوں نے کہا کیا جب ہم ہو جائیں گے

عِظَامًا وَّ رُفَاتًا - ہڈیاں اور ریزہ ریزہ

عِظَام : عَظْمٌ کی جمع (ہڈیاں)

رفَتَ يَرفُتَ ، رَفْتًا : چورا ہونا، ٹوٹنا، کٹنا

رُفَاتًا : بوسیدہ، گلا ہوا۔ چورا چورا

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ - بیشک ہم واقعی اٹھائے جانے والے ہیں

بعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا : اٹھانا، بھیجنا

لَ : لام تاکید

خَلْقًا جَدِيْدًا - نئے سرے سے پیدا کرکے

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾

جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے، اور جسے وہ گمراہی میں ڈال دے تو اسکے سوا ایسے لوگوں کے لیے تو کوئی حامی و ناصر نہیں پا سکتا ان لوگوں کو ہم قیامت کے روز اوندھے منہ کھینچ لائیں گے، اندھے، گونگے اور بہرے اُن کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے

یہ بدلہ ہے ان کی اس حرکت کا کہ انہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا "کیا جب ہم صرف ہڈیاں اور خاک ہو کر رہ جائیں گے تو نئے سرے سے ہم کو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا؟

**Whomsoever Allah guides is rightly guided; and whomsoever Allah lets go astray, you shall find none - apart from Him who could protect him. We shall muster them all on the Day of Resurrection, on their faces - blind and dumb and deaf. Hell shall be their refuge. Every time its Fire subsides, We will intensify for them its flame. That will be their recompense because they disbelieved in Our Signs and said: "What, when we shall be reduced to bones and particles (of dust), shall we be raised again as a new creation?" Have they not perceived that Allah, Who has created the heavens and the earth, has the power to create the like of them? He has fixed a term for them about which there is no doubt. And yet the wrong-doers obstinately persist in unbelief. Tell them, (O Prophet): "Even if you owned the treasures of my Lord's Mercy you would have held them back for fear of spending them." Man is indeed ever niggardly.**

محمد اقبال

وَمَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَہُوَ الۡمُہۡتَدِ ۚ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہُمۡ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَنَحۡشُرُہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ عَلٰی وُجُوۡہِہِمۡ عُمۡیًا وَّبُکۡمًا وَّصُمًّا ؕ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ؕ کُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰہُمۡ سَعِیۡرًا ﴿۹۷﴾
ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ بِاَنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِیۡدًا ﴿۹۸﴾

## ہدایت وضلالت کے معاملے میں سنت الٰہی

- قرآن کریم کی تمام تر وضاحتوں اور آپ ﷺ کی بے پناہ کوششوں کے باوجود جب مشرکین مکہ ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہوتے تھے تو آپ سخت دل گرفتہ اور رنجیدہ ہوتے ان کے خطرناک انجام کے پیشِ نظر۔
- یہاں نبی کریم ﷺ کو تسلی بھی دی گئی اور ساتھ ہی ساتھ انکار کرنے والوں کو وارننگ بھی۔ آپ ﷺ کو اطمینان دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ آپ کی تبلیغی مساعی میں کوئی کمی نہیں۔ لیکن ہدایت وہی پاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے، اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی کوئی مدد کرنے والا نہیں۔ البتہ ساتھ ہی ساتھ یہ بات واضح فرمادی کہ ہمارے یہاں ہدایت وضلالت کا ایک قانون ہے:

⇦ جب کسی قوم میں اللہ کا رسول آتا ہے، اللہ کا پیغام پہنچانے وہ اپنی پوری صلاحیت جھونک دیتا ہے، مگر قوم انکار پر اڑ جاتی ہے، مخالفت میں ہر حد پار کر جاتی ہے، اللہ کی عطا کردہ آنکھیں، زبان اور کان حق کے خلاف استعمال کرتی ہے۔ اللہ مہلت دیتا ہے، مگر جب حد ہو جاتی ہے، تو ان پر مہر لگادی جاتی ہے، بینائی، سماعت اور گویائی سلب کرلی جاتی ہے۔ ان کا انجام جہنم ہوتا ہے، جہاں ان کا عذاب کبھی کم نہیں ہوگا، بلکہ مزید بڑھایا جائے گا، اور انھیں مونہوں کے بل گھسیٹا جائے گا

- جیسے دنیا میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغامِ حق سے بے بہرہ بنے رہے، نہ حق دیکھتے تھے، نہ حق سنتے تھے اور نہ حق بولتے تھے، ویسے ہی وہ قیامت میں اٹھائے جائیں گے، اندھے، گونگے اور بہرے۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ وَجَعَلَ لَهُمۡ اَجَلًا لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ‌ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا كُفُوۡرًا ۝۹۹

رَاٰی یَرٰی ، رُؤْیَۃٌ :دیکھنا، غور کرنا

اَوَلَمۡ يَرَوۡا -کیا کبھی نہیں غور کیا انھوں نے ؟

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ - بیشک اللہ جس نے پیدا کیا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ - آسمانوں اور زمین کو

قَادِرٌ عَلٰٓى اَنۡ - (وہ) قادر ہے اس پر کہ

يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ - وہ پیدا کردے ان کی مثل

وَجَعَلَ لَهُمۡ - اور اس نے مقرر کیا ان کے لیے

اَجَل :ایک وقت (معین)

رَیْب :شک، شبہ

اَجَلًا لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ - ایک معیّن وقت جس میں کوئی شک نہیں

اَبٰی یَابٰی، اِبَآءٌ :انکار کرنا

فَاَبَى الظّٰلِمُوۡنَ - پھر (بھی) انکار کیا ظالموں نے

اِلَّا كُفُوۡرًا - (ہر چیز کا) سوائے کفر کے

کُفُوْرًا :انکار، کفر (اسم مصدر)

کَفُوْرًا :ناشکری، کفر (صفت مشبہ)

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝١٠٠

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ - (ان سے ) کہہ دیجیے ، اگر تم

تَمْلِكُوْنَ - مالک ہوتے

مَلَكَ ، يَمْلِكُ مَلْكًا ، مِلْكًا :مالک ہونا،اختیار رکھنا

خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ - میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے

خَزَآئِنَ : خزانے — خَزِيْنَةٌ کی جمع

اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ - تب تو ضرور تم روک لیتے ( ان کو)

اَمْسَكَ يُمْسِكُ ، اِمْسَاكٌ:روکنا (IV)

خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ -خرچ ہو جانے کے ڈر سے

خَشْيَة :خوف،ڈر

وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا - اور انسان تو ہے ہی بڑا تنگ دل

قَتَرَ يَقْتُرُ ، قَتْرًا و قُتُورًا :تنگ دل ہونا

قَتُورًا : قَتْرٌ مصدر سے صفتِ مشبہ (کنجوس،بخیل)

قُتُورًا :اسم مصدر - قَتُورًا : صفتِ مشبہ

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا
كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

کیا ان کو یہ نہ سوجھا کہ جس خدا نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے وہ اِن جیسوں کو پیدا کرنے کی ضرور قدرت رکھتا ہے؟ اس نے اِن کے حشر کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس کا آنا یقینی ہے، مگر ظالموں کو اصرار ہے کہ وہ اس کا انکار ہی کریں گے

اے محمدؐ، اِن سے کہو، اگر کہیں میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے قبضے میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے اندیشے سے ضرور ان کو روک رکھتے واقعی انسان بڑا تنگ دل واقع ہوا ہے

**Have they not perceived that Allah, Who has created the heavens and the earth, has the power to create the like of them? He has fixed a term for them about which there is no doubt. And yet the wrong-doers obstinately persist in unbelief.**

**Tell them, (O Prophet): "Even if you owned the treasures of my Lord's Mercy you would have held them back for fear of spending them." Man is indeed ever niggardly.**

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ وَجَعَلَ لَهُمۡ اَجَلًا لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا كُفُوۡرًا ۝٩٩ قُلۡ لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِكُوۡنَ خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّىۡۤ اِذًا
لَّاَمۡسَكۡتُمۡ خَشۡيَةَ الۡاِنۡفَاقِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ قَتُوۡرًا ۝١٠٠

## قیامت کے لیے وقت مقرر ہے

- مشرکین مکہ دوبارہ زندہ ہونے کو بعید از عقل سمجھتے تھے، یہاں اس بات کا جواب دیا گیا کہیہ لوگ ایمان کے نور سے تو محروم ہیں ہی تو کیا عام غور و فکر کی صلاحیت بھی کھو بیٹھے ہیں۔ اتنی بات تو ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی اس کا نظام چلا رہا ہے۔ تو جو ذات اس قدر قدرتوں کی مالک ہے تو اس کے بارے میں یہ بات سمجھنا کتنا مشکل ہے کہ وہ دوبارہ انسان کو از سر نو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔
- مشرکینِ مکہ کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ اگر قیامت کا آنا واقعی ایک حقیقت ہے تو پھر وہ آج تک آئی کیوں نہیں، آخر اسے کس چیز نے روک رکھا ہے؟ یہاں اس اعتراض کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کام الل ٹپ نہیں ہوتے، اس کے یہاں ہر کام کا ایک فیصلہ ہوتا ہے اور ہر فیصلے کے پیچھے ایک حکمت ہوتی ہے۔ قیامت کے لیے بھی اس نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے، لیکن اس کا علم اس کے سوا کسی اور کو نہیں۔ اور اس مقرر وقت پر قیامت کا آنا یقینی ہے۔ جب وہ وقت آ جائے گا تو نہ اس میں تقدیم ہو گی اور نہ تاخیر ہو گی
- **کفار کی متکبرانہ ذہنیت پر ضرب**: مشرکین مکہ جن نفسیاتی وجوہ سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نبوت کا انکار کرتے تھے ان میں سے ایک اہم وجہ یہ تھی کہ اس طرح انھیں آپ کا فضل و شرف ماننا پڑتا تھا، اور اپنے کسی معاصر اور ہم چشم کا فضل ماننے کے لیے انسان مشکل ہی سے آمادہ ہوا کرتا ہے۔ اسی پر فرمایا جا رہا ہے کہ جن لوگوں کی بخیلی کا حال یہ ہے کہ کسی کے واقعی مرتبے کا اقرار و اعتراف کرتے ہوئے بھی ان کا دل دکھتا ہے، انھیں اگر کہیں خدا نے اپنے خزانہائے رحمت کی کنجیاں حوالے کر دی ہوتیں تو وہ کسی کو پھوٹی کوڑی بھی نہ دیتے۔

# سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

## آیات 90 تا 100

- مشرکین مکہ کی حسی معجزوں کی فرمائشیں
- یہ معجزے صرف اللہ ہی دکھا سکتا ہے، وہ ہر کمزوری سے پاک ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ رسول تو انسان ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا پیغام پہنچانے کے لیے چن لیتا ہے
- قرآن جیسے دائمی اور زندہ معجزے کے بعد حسی معجزات کا مطالبہ غلط ہے
- کسی فرشتے کو رسول بنا کر کیوں نہیں بھیجا گیا؟ اس کا جواب دیا گیا کہ زمین پر اگر فرشتے آباد ہوتے تو فرشتہ رسول بنا کر بھیجا جاتا، یہاں انسان رہتے ہیں اس لیے انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا
- انسان کی ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے (اللہ کی ہدایت سے بہرہ مند لوگ، حقیقی معنوں میں ہدایت یافتہ ہیں۔اور جنہوں نے پیغامِ ہدایت سے آنکھیں بند کر لیں وہ ہدایت سے محروم لوگ ہیں)
- محرومِ ہدایت لوگ قیامت کے روز ایسے جانوروں کی مانند کہ جو سننے، دیکھنے اور بولنے سے محروم ہیں
- آیاتِ الٰہی کے انکار کی سزا، جہنم کی جلتی ہوئی ہمیشہ کی آگ ہے۔